

جامعة السلفیہ	35	ترجمان الحديث
مولانا محمد منشاء کاشف فیصل آباد	اسلام میں مسجد کا تصور	قسط نمبر 2

عن ابی ذر قال قلت یا رسول اللہ ای مسجد وضع فی الارض اول
قال المسجد الحرام قلت ثم ای قال المسجد الاقصى قلت کم بینہما قال
اربعون عاما ثم الارض مسجد فحیث ما ادرکتک الصلوة فصل
(متفق علیہ)

ترجمہ :- حضرت ابو ذر کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا
یا رسول اللہ سب سے پہلے زمین پر کون سی مسجد بنائی گئی۔ فرمایا مسجد حرام، میں
نے عرض کیا اور اس کے بعد فرمایا مسجد اقصیٰ میں نے پھر پوچھا ان دونوں
مسجدوں کی تعمیر کے درمیان کتنا فرق تھا۔ فرمایا آپؐ نے چالیس سال اس کے بعد
فرمایا اور اب تو ساری زمین تیرے لئے مسجد جہاں نماز کا وقت ہو جائے تو وہاں
پڑھ لیں۔

تشریح :- حضرت ابو سعید سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ
ساری زمین مسجد ہے مگر مقبرہ اور حمام کہ ان میں نماز درست نہیں۔

(ترمذی، داری)

ایک اور روایت میں ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ
رسول اللہ ﷺ نے سات مقامات پر نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔

۱۔ کوڑی پر کہ جہاں ناپاک چیزیں ڈالی جاتیں ہیں۔

۲۔ جانوروں کے ذبح کرنے کی جگہ

۳۔ مقبرہ میں

۴۔ راستہ کے درمیان

۵۔ حمام میں

- ۶۔ اونٹوں کی بندھنے کی جگہ
 ۷۔ خانہ کعبہ کی چھت پر (بحوالہ مشکوٰۃ)

مسجد کی عظمت و فضیلت

درج ذیل فرمودات رسول اللہ ﷺ سے مسجد کی عظمت و فضیلت ظاہر ہو جاتی ہے۔

(۱) عن ابی ہریرہ قال قال رسول اللہ ﷺ احب البلاد الی اللہ مساجدها والغرض البلاد الی اللہ اسواقها۔ (صحیح مسلم ج ۱ ص ۲۳۶)
 ترجمہ :- حضرت ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے نزدیک پسندیدہ جگہ مساجد ہیں اور انتہائی ناپسندیدہ بازار ہیں۔

(۲) عن عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ من بنی للہ مسجدا بنی اللہ لہ بیتا فی الجنة (متفق علیہ)
 ترجمہ :- حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جس شخص نے اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے مسجد بنائی تو اللہ تعالیٰ (اس کے عوض) جنت میں اس کے لئے گھر بنائے گا۔

(۳) عن عائشة قالت امر رسول اللہ ﷺ ببناء المسجد فی الدور و ان ینظف ویطیب (ابوداؤد ج ۱ ص ۶۶)
 ترجمہ :- حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ آپؐ نے گھروں، محلوں میں مسجدیں بنانے کا حکم دیا اور فرمایا کہ انہیں پاک و صاف رکھو۔

(۴) عن ابی ہریرہ قال قال رسول اللہ ﷺ اذا مررتم بربیاض الجنة فرتعوا قیل یارسول اللہ و ما ربیاض الجنة قال المساجد قیل و ما الرتع یارسول اللہ قال سبحان اللہ و الحمد للہ و لا اے الا اللہ واللہ اکبر (رواہ الترمذی «مشکوٰۃ»)

ترجمہ :- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم جنت کے باغوں میں گزرو تو ان میں سے کچھ کھالیا کرو پوچھا گیا کہ جنت کے باغ کیا ہیں تو آپ نے فرمایا مسجدیں (پھر) پوچھا گیا کہ کھانے کا کیا مطلب ہے تو آپ نے فرمایا سبحان اللہ و الحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر۔ (اللہ پاک ہے۔ سب تعریف اللہ کے لائق ہے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اللہ سب سے بڑا ہے) کا ذکر کیا کرو۔

(۵) عن بریدۃ قال قال رسول اللہ ﷺ بشر المشائین فی الظلم الی المساجد بالنور التام يوم القيامة (رواہ الترمذی و ابو داؤد)

ترجمہ :- حضرت ابو بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا (رات) کے اندھیروں میں (نماز یا جماعت میں شامل ہونے کے) مسجد کی طرف جانے والوں کو قیامت کے پورے نور کی بشارت دو (جو ان کو ملے گا)

(۶) عن ابی سعید ان الخدری قال قال رسول اللہ ﷺ اذا رايت الرجل يتعاهد المسجد فاشهدوا له بالایمان فان اللہ يقول انما یعمروا مسجد اللہ من آمن باللہ والیوم الآخر۔

(رواہ الترمذی و ابن ماجہ و الدارمی بحوالہ مشکوٰۃ)

ترجمہ :- حضرت ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم کسی آدمی کو دیکھو کہ وہ مسجد پہنچنے کی بہت فکر اور مسجد کے معاملات میں مخلصانہ و لگجھی رکھتا ہے تو اس کے ایماندار ہونے کی شہادت دو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا مساجد کی آبادی اور تعمیر مومن ہی کیا کرتے ہیں جن کا اللہ تعالیٰ اور آخرت پر ایمان ہے۔

(۷) عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ ﷺ من غدا الی المسجد او راح اعد اللہ له نزلہ من الجنة کلما غدا او راح (صحیح مسلم ج ۱ ص

ترجمہ :- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی ہے فرمایا جو شخص صبح و شام مسجد میں جائے ہر صبح اور شام اللہ تعالیٰ اس کی مہمانی کا سامان جنت میں تیار فرماتا ہے۔ حضرت ابن عباس کا قول ہے کہ مسجدیں زمین میں اللہ کے گھر ہیں آسمان والوں تک ان کا نور اس طرح پہنچتا ہے جیسے ستارہ کا نور اہل زمین تک۔ (تفسیر خازن)

ان فضائل کی بناء پر مسجد مسلمانوں کے لئے اجر و ثواب اور برکت و تقدس کے حصول کا مرکز ہے۔ اسی وجہ سے مسجد کا احترام اور اس کی عزت و توقیر کو ملحوظ خاطر رکھنے کے لئے ہادی امت، رہبر کامل، امام الانبیاء، سید المرسلین حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے کچھ ہدایات و آداب بیان فرمائے ہیں جن کا نہایت اختصار سے ذیل میں ذکر کیا جاتا ہے۔

مسجد میں داخل ہونے اور باہر نکلنے کی دعا

(۸) عن ابی اسید قال قال رسول اللہ اذا دخل احدکم المسجد فلیقل اللہم افتح لی ابواب رحمتک و اذا خرج فلیقل اللہم انی اسئلك من فضلک (صحیح مسلم ج ۱ ص ۲۳۸)

ترجمہ :- حضرت ابو اسید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو یہ دعا پڑھے (اللہم افتح لی ابواب رحمتک) اے اللہ! میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے اور جب مسجد سے باہر نکلے تو یہ دعا پڑھے (اللہم انی اسئلك من فضلک) اے اللہ! میں تیرا فضل چاہتا ہوں

شیطان سے بچنے کی دعا مسجد میں داخل ہوتے وقت پڑھیں

(۹) عن عبد اللہ ابن عمرو بن العاص قال کان رسول اللہ ﷺ یقول اذا دخل المسجد اعوذ باللہ العظیم و بوجہہ الکریم و سلطانہ القدیم من الشیطن الرجیم قال فاذا قال ذلک قال الشیطن حفظ منی سائر الیوم

(رواہ ابو داؤد)

ترجمہ :- حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب مسجد میں داخل ہوتے تو یہ دعا مانگتے (اعوذ باللہ العظیم و بوجہہ الکریم و سلطان القدیم من الشیطن الرجیم) یعنی میں پناہ مانگتا ہوں میں اللہ کے ذریعہ اس بزرگ و برتر ذات کے ذریعہ اور اسکی قدیم سلطنت کے ذریعہ شیطان الرجیم سے اس کے بعد حضور ﷺ نے فرمایا کہ جو مسلمان ان کلمات کو کہتا مسجد میں داخل ہوتے وقت تو شیطان کہتا ہے محفوظ رہا یہ شخص میرے شر سے سارے دن (مکفوتہ)

مسجد میں بیٹھنے سے پہلے دو رکعت پڑھیں

(۱۰) عن ابی قتادۃ ان رسول اللہ ﷺ قال اذا دخل احدکم فی المسجد فلیرکع رکعتین قبل ان یجلس (صحیحین)
ترجمہ :- حضرت ابو قتادہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم میں کوئی مسجد میں داخل ہو تو بیٹھنے سے پہلے دو رکعت نماز پڑھئے۔

مسجد کی اہمیت

(۱۱) عن ابی ہریرہ قال قال رسول اللہ ﷺ من سمع ینشد ضالۃ فی المسجد فلیقل لا ردھا اللہ علیک فان المساجد لم تبن هذا (صحیح مسلم جلد ۱ ص ۲۱۰ و سنن ابی داؤد جلد ۱ ص ۶۸)

ترجمہ :- حضرت ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم کسی کو سنو کہ وہ کوئی گم شدہ چیز مسجد میں تلاش کر رہا ہے تو اسے کہو خدا تمہیں یہ چیز واپس نہ دے مسجدیں اس کام کے لئے نہیں بنائی گئیں۔

(۱۲) عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ قال نہی رسول اللہ ﷺ عن تناسد الاشعار فی المسجد و عن البیع والشراء فیہ و ان ینخلق الناس یوم الجمعة قبل الصلوۃ

(جامع ترمذی جلد اول ص ۲، و سنن ابی داؤد)

ترجمہ :- حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مسجد میں (لغو اور بیہودہ) شعر پڑھنے سے منع فرمایا نیز مسجد میں خرید و فروخت کرنے سے اور جمعہ کے دن نماز سے پہلے حلقے بنا کر بیٹھنے سے منع فرمایا

(۱۳) عن معاوية ابن قرة عن ابيه ان رسول الله ﷺ نهى عن هاتين الشجرتين يعنى البصل و الثوم وقال عن اكلهما فلا يقربن مسجدنا و قال ان كنتم لا بد اكليهما فاميتوهما طبخا۔ (رواہ ابو داؤد، مشکوٰۃ)

ترجمہ :- حضرت معاویہ بن قرہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ان دو درختوں (پیاز اور تھوم) سے منع فرمایا اور فرمایا جو ان دونوں کو (ناپختہ صورت میں) کھائے وہ ہماری مسجدوں کے قریب نہ آئے اور فرمایا کہ اگر ان کا کھانا ضروری ہو تو پکا کر کھایا کرو۔ (ان کی بدبو کو مار لیا کرو)

نیز بخاری و مسلم میں حضرت جابرؓ سے مروی ہے کہ آپؐ نے فرمایا جو شخص ان بدبو دار سبزیاں (پیاز اور لسن) کو استعمال کرے وہ ہماری مسجدوں کے قریب نہ آئے جس چیز سے انسانوں کو تکلیف پہنچے فرشتے بھی اس سے ایذا محسوس کرتے ہیں۔ مسجد میں آواز کے بلند کرنے، شور و غوغا کرنے اور ادھم چمانے اور ادھر ادھر کے لغو اور بیہودہ باتیں کرنے سے اجتناب کیا جائے۔ چنانچہ صحیح بخاری بحوالہ مشکوٰۃ جلد نمبر ۱ ص ۱۷ میں مذکور ہے کہ سائب بن یزید فرماتے ہیں کہ میں مسجد میں سو رہا تھا دفعتاً ایک آدمی نے ٹنگر مارا میں نے جب دیکھا تو حضرت عمرؓ تھے۔ آپؐ نے فرمایا جاؤ ان دو آدمیوں کو لے آؤ میں ان کو آپ کے پاس لے آیا حضرت نے دریافت فرمایا تم کون ہو، تم کہاں سے آئے ہو، انہوں نے کہا ہم طائف کے رہنے والے ہیں فرمایا اگر تمہارا قیام مدینہ میں ہوتا تو میں تمہیں ضرور سزا دیتا کیونکہ تم آنحضرت ﷺ کی مسجد میں شور کر

رہے ہو۔ چنانچہ عمد رسالت میں مسجد میں مکمل سوت ہوتا تھا اور صحابہ کرامؓ نہایت خاموشی سے بیٹھ کر انحضرت ﷺ سے ارشادات سے استفادہ کرتے تھے۔

مسجد کی اہمیت و افادیت

اسلام ایک اجتماعی نظام حیات کی دعوت دیتا ہے۔

و اعنصموا بحبل اللہ جمیعاً و لا تفرقوا (آل عمران) انما المؤمنون اخوة (الحجرات) المسلمون کرجل واحد (حدیث صحیح) کی تعلیم دے کر روئے زمین کے تمام مسلمانوں کو ایک ہی رشتہ اخوت میں منسلک کرتا ہے اور تمام اندرونی اختلافات و تنازعات اور ہر قسم کے انتشار و خلفشار کو نہایت مذموم قرار دیتا ہے ایک طرف اتبعوا السواد الاعظم اور دوسری طرف من شد شد فی النار کے ترہیب ہے۔ چنانچہ جملہ مسلمانوں کے متحد و متفق رہنے اور ہم آہنگی و یگانگت کے سلسلے میں جو سب سے اہم مرکز و مقام زیادہ سے زیادہ مواقع فراہم کرتا ہے وہ مسجد ہی ہے۔ اس سے ہر شخص مسجد کی اہمیت و افادیت کو بخوبی سمجھ سکتا ہے۔

مسجد روحانی اور اخلاقی تربیت گاہ ہے

ذکر الہی اور تزکیہ نفس اخروی کامیابی کی ضمانت ہے۔ چنانچہ ایسی ستودہ صفات کے حاملین مساجد کی زینت ہوتے ہیں ان کو ہمیشہ مساجد میں ہی اطمینان قلب حاصل ہوتا ہے ان کا دل ہر وقت مسجد سے متعلق رہتا ہے۔ مسجد سے باہر بے آب کی طرح بے چین و بے قرار ہوتے ہیں چنانچہ ایسے متقی، پرہیزگار اور اولیاء اللہ جیسے خدا رسیدہ آدمیوں سے عام آدمی ملاقات کرتا ہے، ان کی مجلس میں شرکت کرتا ہے، ان کی پند و نصائح کو سنتا ہے تو ان کے اخلاق و عادات کا اثر اس کے دل و دماغ پر پڑتا ہے۔ پھر اللہ کے سامنے جب یہ ایک عاجز اور فقیر

بن کر سر بسجود ہوتے ہوئے سچان ربی الاعلیٰ کا وظیفہ کرتا ہے تو یہ کبر و غرور سے خالی ہو جاتا ہے اور سرکشی و انانیت خود بخود زائل ہو جاتی ہے۔ چنانچہ خدائے لم یزل کا مطیع و فرمانبردار بندہ بن جاتا ہے۔

اللہ کی مسجدوں سے روکنا بڑا ظلم ہے

و من اظلم ممن منع مساجد اللہ ان یذكر فیہا اسمہ و سعی فی خرابہا اولئک ما کان لہم ان یدخلوها الا خائفین لہم فی الدنیا خزی و لہم فی الآخرة عذاب عظیم۔ (البقرہ آیت ۱۱۴)

ترجمہ :- اس سے زیادہ ظالم کون ہو گا جو اللہ کی مسجدوں میں خدا کے ذکر و دعوت توحید کو منع کرے اور اس طرح اس کی خرابی کے درپے رہے ایسے لوگ تو خود اس لائق نہیں کہ مسجدوں میں آنے پائیں مگر پاداشِ عمل کے خوف سے ڈرتے ڈرتے (ایسے ظالم) لوگوں کے لئے (جو مسجدوں میں آنے سے بالواسطہ یا بلا واسطہ دوسروں کو روکتے ہیں) دنیا میں ذلت اور آخرت میں دردناک عذاب ہے۔

اس آیت کی تفسیر میں دو قول ہیں ایک تو یہ کہ اس سے مراد نصاریٰ ہیں دوسرا یہ کہ اس سے مراد مشرکین ہیں۔ نصرانی بھی بیت المقدس میں پلیدی ڈال دیتے تھے اور لوگوں کو اس میں نماز ادا کرنے سے روکتے تھے۔ بخت نصر نے جب بیت المقدس کی بربادی کے لئے چڑھائی کی تھی تو ان نصرانیوں نے اس کا ساتھ دیا تھا اور مدد کی تھی۔ بخت نصر بائبل کا رہنے والا مجوسی تھا اور یہودیوں کی شہ دینے پر نصرانیوں نے بھی اس کا ساتھ دیا تھا اور اس لئے بھی کہ بنی اسرائیل نے حضرت یحییٰ بن زکریا علیہما السلام کو قتل کر ڈالا تھا اور مشرکین نے بھی رسول اللہ ﷺ کو حدیبیہ والے سال کعبۃ اللہ سے روکا تھا یہاں تک کہ ذی طوی میں آپؐ کو قربانیاں کر دینی پڑیں اور مشرکین سے صلح کر کے آپؐ وہیں سے واپس آ گئے۔ حالانکہ یہ امن کی جگہ تھی باپ اور بھائی کے قاتل کو

بھیڑ ص ۳۷ پر